بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پنجشنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۱۸/۵۳ | ۲۳ شہادت ۱۳۴۳ھش ۹ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ ۲۳ اپریل ۱۹۶۴ء | نمبر ۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۲ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ربوہ میں نماز عید الاضحی

سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ کی منظوری سے ربوہ میں نماز عید کا وقت ۸ بجے صبح مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ احباب وقت مقررہ پر مسجد مبارک میں جمع ہو جائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

تقرر امیر ضلع کیمل پور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب کو امیر ضلع کیمل پور ۳۰-۴-۶۵ تک کے عرصہ کے لئے منظور فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

اعلان تعطیل

عید الاضحی کی تقریب سعید کے موقعہ پر مورخہ ۲۳ اور ۲۴ اپریل کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

دفتر انجمن احمدیہ وقف جدید کی نو تعمیر شدہ عمارت کی افتتاحی تقریب

محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب صدر نگران بورڈ نے پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا

افتتاحی تقریب میں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ نگران بورڈ کے ممبران ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر کثیر التعداد احباب کی شرکت

ربوہ — اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء بروز اتوار ۴ بجے سہ پہر دفتر انجمن احمدیہ وقف جدید کی نو تعمیر شدہ عمارت کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نگران بورڈ کے ممبران صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور ممبران انجمن وقف جدید کے علاوہ اہل ربوہ کے ہر شعبہ کے نمائندہ اصحاب نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ شریک ہونے والوں میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان کے علاوہ صنعت و تجارت تعلیم اور دیگر پیشوں سے تعلق رکھنے والے احباب خاصی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

افتتاحی تقریب کی کارگزاری

اس بابرکت تقریب میں شرکت کے لئے مہمان ساڑھے تین بجے سہ پہر سے ہی آنے شروع ہو گئے تھے۔ انجمن وقف جدید کے صدر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید نے تشریف لانے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہہ کر فرداً فرداً ان کا استقبال کیا۔ چار بجے سہ پہر تک جب سب مہمان نئے دفتر کے احاطہ میں جمع ہو گئے تو محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ صدر نگران بورڈ نے عمارت کے صدر دروازہ کے سامنے کھڑے ہو کر اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ جونہی احباب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب نے زیر لب دعائیں کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے صدر دروازے کا تالا کھولکر عمارت کا افتتاح فرمایا۔

عمارت کے اندرونی حصہ کا معائنہ

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ نئی عمارت کا افتتاح عمل میں آنے کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب کی اقتداء میں جملہ مہمان عمارت میں داخل ہوئے۔ محترم صدر صاحب انجمن وقف جدید اور محترم ناظم صاحب وقف جدید نے مہمانوں کو عمارت کے مختلف ونگ اور ان کے کمرے دکھائے اور ان میں مختلف شعبہ جات کی ترتیب و تعیین پر روشنی ڈالی۔ عمارت کا ڈیزائن نقشہ اور ضرورت کے مطابق شعبہ وار کمروں کی ترتیب کے معائنہ سے فارغ ہونے کے بعد محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب نے محترم ناظم صاحب وقف جدید کے کمرہ میں میز کے سامنے تشریف فرما ہو کر اپنے قلم سے امراء صاحبان اضلاع اور دیگر احباب جماعت کے نام وقف جدید کے لئے چندہ فراہم کرنے کی ایک اپیل رقم فرمائی۔ اور اس طرح عمارت کے افتتاح کے ساتھ ساتھ باقاعدہ دفتری کام کا بھی آغاز فرمایا۔

ازاں بعد جملہ مہمانوں کی مٹھائی وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ جس کے اختتام پر محترم مرزا صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت تقریب جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا سے ہوا تھا اسی کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

نئی عمارت کا نقشہ

دفتر وقف جدید کی یہ نئی شاندار عمارت گول بازار کے عقب میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ملحق پلاٹ میں تعمیر کی گئی ہے۔ محترم صدر صاحب انجمن وقف جدید کے دفتر اور کمیٹی روم کے علاوہ عمارت کے دو ونگ ہیں۔ ایک ونگ شعبہ مال کے لئے اور دوسرا

(باقی صفحہ ۸ پر)

دفتر وقف جدید کی نئی عمارت کے افتتاح کے موقعہ پر

امرائے اضلاع اور احباب جماعت سے محترم مرزا عبد الحق صاحب کی اپیل

مورخہ ۱۹-۴-۶۴ کو دفتر وقف جدید انجمن احمدیہ (مابین گولبازار و دفتر خدام الاحمدیہ) کا دعا کے ساتھ افتتاح فرماتے ہوئے محترم مرزا عبد الحق صاحب صدر نگران بورڈ نے دفتری کام کا آغاز بھی اپنے قلم سے فرمایا۔ آپ نے مندرجہ ذیل پیغام احباب جماعت کے نام تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے (خاکسار — مرزا طاہر احمد ناظم وقف جدید)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج (مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء) بفضلہ تعالیٰ دفتر وقف جدید کا افتتاح کیا گیا ہے۔ یہ دفتر بہت سی مشکلات میں سے گزرتے ہوئے تعمیر کیا گیا ہے۔ چند ماہ پیشتر اس دفتر کے باہر امرائے اضلاع و بعض دیگر احباب کا اجلاس کیا گیا تھا۔ اس وقت صرف دیواریں ہی بنی ہوئی تھیں اور چھتوں کے لئے کوئی انتظام نہ تھا۔ اتنے تھوڑے سے عرصہ میں ساری بلڈنگ کی چھتیں ڈال لینا انجمن وقف جدید کے ذمہ دار کارکنان کی بہت

(باقی ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳۔ اپریل ۶۴ء

عید الضحیٰ ـــ اور ـــ وقفِ جدید

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"آج عید الضحیٰ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینے میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک سِرّ کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے جس پر اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیح سے بہت مناسبت ہے۔ وہ مناسبت کیا ہے؟ ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپ کا وجود باجود اور وقت بعینہٖ گویا عید الضحیٰ کا وقت تھا۔ چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپ نبی آخر الزمان تھے اور یہ مہینہ بھی آخر الشہور ہے اس لئے اس مہینہ کو آپ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

دوسری مناسبت چونکہ یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دنبہ ذبح کرتے ہو ویسا ہی وہ زمانہ گذرا ہے جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید الضحیٰ وہی تھی اور اسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔

یہ قربانیاں اس کا لبّ نہیں۔ پوست نہیں۔ روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانے میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے۔ اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور رسم قسم کے نعیشات قرار دئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ پیرا ہے زیب تن کرتی ہیں۔ مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں۔ اور یہ ایک مسرت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے۔ خصوصاً کشمیریوں کے پیٹ تو بجز دل کے مرض ہو جاتے ہیں گو اور لوگ بھی کمی نہیں کرتے۔ الغرض ہر قسم کے کھیل کود لہو ولعب کا نام عید سمجھا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔

درحقیقت اس دن میں بڑا سِرّ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقربا و اعزّا کا خون بھی خفیف نظر آئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو۔ بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے بھی کئے جاویں۔ تو ان کی راحت ہے مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو ولعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عید الضحیٰ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الروح ہے مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں۔ ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالےٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور امتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں ان کی حقیقت اس امتِ مرحومہ نے دکھلائی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ $\frac{۳۱}{۳۳}$)

ان چند الفاظ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عید الاضحیہ کا تمام فلسفہ اور غرض وغایت بھر دی ہے۔

آپ نے بتایا ہے کہ بے شک بکروں وغیرہ کی قربانی دینا ضروری ہے مگر یہ محض ایک یاددہانی ہے اس عظیم الشان فرض کی جو انسان کو اللہ تعالےٰ اور اس کے دین کی خاطر جان ومال کی قربانی دے کر ادا کرنا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ عید الضحیٰ کا لبّ محض یہ قربانیاں نہیں ہیں البتہ یہ جسم ضرور ہیں مطلب یہ ہے کہ محض گوشت زیادہ کھا لینا عید الضحیٰ کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالےٰ کی یہ خاص عنایت اسلام پر ہے کہ اس نے ہمیں قشر سے گذر کر قربانیوں کے مغز کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے جس طرح سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی قربانی دینے پر عملی آمادگی سے ثابت فرمایا ہے۔ قربانیوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ اوّل نفس کی قربانی دوم جان کی قربانی سوم مال کی قربانی۔ چہارم اولاد کی قربانی۔ اگرچہ نفس جان ومال کی قربانیاں بھی بڑی اہمیت رکھتی ہیں لیکن اولاد کی قربانی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ انسان اولاد کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا۔ اپنے نفس بلکہ اپنی جان کی قربانی تک اولاد کے لئے دے دیتا ہے اور مال کی قربانی تو اولاد کی قربانی کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی۔ اولاد کو ذرا سی تکلیف پہنچتی ہے۔ ذرا کوئی بچہ بیمار ہوتا ہے تو والدین بے چین ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں یہ فطری امر ہے۔ استثنائی صورتوں کا سوال علیحدہ ہے یہاں صرف یہ دکھانا منظور ہے کہ اولاد بہرحال دوسری چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔

اب خیال کیجئے کہ ایک انسان محض رضا الٰہی کے لئے اپنے عزیز ترین فرزند کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تیار ہی نہیں ہوتا بلکہ بیٹے کو لٹا کر اس کے گلے پر چھری رکھ دیتا ہے۔ یہ کوئی مجنونانہ حرکت نہیں ہے بلکہ پورے ہوش وحواس بجا رکھتے ہوئے محض خوشنودئ باری تعالےٰ کی خاطر ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا کرتے ہیں ایسے باپ کا بیٹا بھی وہ ہے جو ہنسی خوشی سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے اور اپنے گلے پر چھری پھرانے کے لئے تسلیم و رضا کا پیکر بن جاتا ہے۔ یہ کتنی عظیم الشان قربانی ہے باپ اور بیٹے کی۔ دراصل یہ ایک عظیم الشان نمونہ ہے جو بے رو و ریا اور نہایت مخلصانہ قربانی کا ہمارے سامنے رکھا گیا ہے۔ یہ وہ معیار ہے جس سے ہم اپنی قربانیوں کو پرکھ سکتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ آزمائش تھی۔ مگر یہ آزمائش ایسی نہ تھی جو محض آزمائش کے لئے ہو بلکہ اس میں خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ایک رہنمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی اصل غرض ایک معصوم کی جان لینا نہیں تھا بلکہ اصل غرض یہ تھی کہ باپ بیٹے کو اس عظیم الشان قربانی کی طرف رہنمائی کی جائے جس کو اسلام میں دین کے لئے "وقف زندگی" کا نام دیا گیا ہے۔

دنیا میں لاکھوں کروڑوں انسان ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے کسی کام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ہزاروں نے محض علم کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ آج بھی انسان علم کی خاطر زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ پھر بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے خدمتِ خلق کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ الغرض ایسے بے شمار انسان اس دنیا میں ہوتے ہیں جنہوں نے دنیاوی علوم دنیاوی اغراض کے لئے زندگیاں وقف کی ہیں اب بھی کرتے ہیں اور ہمیشہ کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ تاہم ان سب وقفوں سے بڑھ کر وہ وقفِ زندگی ہے جو محض دین کے لئے کیا جائے۔ محض اس لئے کیا جائے کہ اللہ تعالےٰ کے دین کو دنیا میں سربلند کیا جائے۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی تعلیمات کو لوگوں کے دلوں میں محکم کیا جائے۔ یہ وقف دراصل ایسا وقف ہے جس میں تمام وقف آجاتے ہیں۔

آج تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو تحریکیں اسلام کے لئے برپا کی ہیں ان میں سے "وقفِ جدید" سب سے آخری تحریک ہے۔ آپ کی ہر تحریک خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہوتی چلی آئی ہے اس لئے جیسا کہ آثار بتا رہے ہیں آپ کی یہ آخری تحریک بھی انشاء اللہ ضرور کامیاب ہے۔

حقیقت یہ ہے اس لحاظ سے "وقف جدید" کو عید الاضحیہ کے ساتھ خاص نسبت ہے۔ یہ عید جس کو بقول مسیح موعود علیہ السلام بڑی عید بھی کہا جاتا ہے "وقفِ زندگی" کی عید ہے۔ جس طرح سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے اور پھر خدمتِ دین کے لئے وقف کرنے سے اس عید کی بنیاد رکھی تھی اور جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین نے جان ومال وقف کر کے اس عید کو منایا تھا اسی طرح مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اس خاص عید کو منانے کے لئے اس روز اپنی زندگیوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ ایک اور موقعہ احمدیوں کو دیا ہے کہ وہ

(باقی صـ۴ پر)

جماعت دلی الفت سے بنتی اور قائم رہتی ہے

موجودہ دور میں احباب جماعت کی خاص ذمہ داری

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ربوہ

افراد کا وہ مجموعہ جن کے عقائد، نظریات اور مقاصد ایک ہوں وہ ایک نصب العین کے لئے جدوجہد کر رہے ہوں جماعت کہلاتا ہے۔ لیکن جہاں پر افراد تو کثیر ہوں ان کے عقائد نظریات اور مقاصد میں اتحاد نہ ہو۔ ان کا قدم ایک جہت کی طرف نہ اٹھ رہا ہو۔ وہ جماعت نہیں ایک بھیڑ ہے۔ جماعت کی سلک میں منسلک افراد تعداد میں تھوڑے ہوں یا زیادہ وہ بابرکت ہوتے ہیں۔ اور ترقی اور کامیابی ان کے پاؤں چومتی ہے لیکن بغیر جماعت کے بہت بڑا انبوہ بھی بے برکت ہوتا ہے اور اسے ترقی اور کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

اسلام اتحاد و اتفاق والی جماعت کا علمبردار ہے۔ اسلامی روح تنظیم اور جماعتی نظام کے ساتھ ہی زندہ رہتی ہے۔ اسلام نے عبادات تک میں جماعت کو ترجیح دی ہے۔ نماز بلاشبہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کا نام ہے۔ نماز ایسی مناجات ہے جس کا براہ راست انسان کے دل سے تعلق ہے۔ اسلام نے تنہائی اور خلوت کی نماز کو بھی بہت پسند فرمایا ہے۔ لیکن اصل بنیاد نماز باجماعت پر رکھی ہے جبکہ مومنین ایک امام کی اقتداء میں پوری تنظیم اور کامل اطاعت سے بارگاہ ایزدی میں سربسجود ہوتے ہیں۔ اسلام کی دوسری عبادتوں میں بھی عشق و محبت الٰہی کی لہر کے ساتھ ساتھ نظام کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ بھی بیت المال کے توسط سے ادا کی جاتی ہے۔ روزوں میں بھی اوقات کا خاص نظام مقرر ہے۔ حج کی سراسر عاشقانہ عبادت میں بھی تنظیم نمایاں نظر آتی ہے۔ جہاد کے لئے بھی لازمی ہے کہ ایک امام ہو جس کی راہ نمائی میں دین اسلام کی ترقی اور دشمنوں کے مقابلہ میں دفاعی کارروائی عمل میں آئے۔ غرض اسلام اپنی پوری نوعیت میں نظام اور جماعت بندی کا متقاضی ہے۔ اور جماعت بندی کو نہایت بابرکت قرار دیتا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یداللّٰہ فوق الجماعۃ کہ خدا کا ہاتھ مسلمانوں کی جماعت پر ہوتا ہے۔ وہ ان کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت میں کسی قسم کے فتنہ اور اختلاف پیدا کرنے والے کو سخت سرزنش فرمائی ہے اور اسے اللہ تعالےٰ کی رحمت سے محروم قرار دیا ہے۔ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مسلمانو! ایک زمانہ آئے گا جب تم پر ایسے حکمران ہوں گے جو اپنا حق تم سے طلب کریں گے۔ لیکن تمہارے حقوق ادا نہیں کریں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایسے وقت کے لئے مسلمانوں کو کیا حکم ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم ان حکمرانوں کی بھی اطاعت کرنا۔ ان کے حقوق ادا کرنا اور اپنے حقوق کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرنا۔ گویا حضور نے تاکید فرمائی کہ خواہ حقوق ضائع ہوتے ہوں مگر جماعت میں تفرقہ پیدا نہ کرنا۔ اس بارے میں احادیث نبویہ میں بہت سی روایات موجود ہیں۔ جن کا ماحصل یہی ہے کہ مسلمانوں کی شیرازہ بندی دنیا کے تمام حقوق سے مقدم تر ہے۔ اس میں کسی صورت میں رخنہ اندازی کی اجازت نہیں۔ سوائے اس کے کہ حاکم صریح کفر کا طریق اختیار کرے۔ مسلمانوں کا ہر حال میں یہی فرض ہے کہ جماعت کے نظام کی پابندی کریں اور باہم متحد ہو کر اسلام کی اشاعت میں لگے رہیں۔ جتنی مذمت تفرقہ اور شقاق کی قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں ہے۔ اس کی مثال کسی دوسری کتاب اور کسی دوسرے مذہب میں نہیں پائی جاتی۔

اسلام نے جہاں پر عوام مسلمانوں کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ اپنے حکمرانوں کی اطاعت کریں۔ ان سے محبت رکھیں اور اسلامی شیرازہ بندی کی حفاظت کریں۔ وہاں پر اس نے صاحب اقتدار اور حکمران مسلمانوں کو بھی سخت تاکید فرمائی ہے کہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ نہایت ہی نرمی اور رافت کا سلوک کریں اور ہر قیمت پر اسلامی شیرازہ بندی کی حفاظت کریں۔ دلوں میں شگاف پیدا کرنے کا موجب نہ بنیں۔

حقیقت یہ ہے کہ صحیح معنوں میں جماعت قرار پانے کے لئے جہاں عقائد، نظریات اور مقاصد و اعمال کی ایک جہتی لازمی ہے۔ وہاں اس سے بھی بڑھ کر دلوں کی الفت ضروری ہے۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کی دلی الفت کو اتنی بڑی نعمت قرار دیا ہے کہ فرمایا کہ اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا بھر کے ساز و سامانوں سے اسے خود پیدا کرنا چاہتے تو یہ ممکن نہ تھا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے اپنے نبی کے ذریعہ مسلمانوں کے دلوں میں حقیقی ارتباط اور سچی الفت پیدا فرمائی ہے اللہ نے دلوں کی الفت کی اس عظیم ترین نعمت کو یاد دلاتے ہوئے اس کی حفاظت کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ سچ یہ ہے کہ اگر سب کچھ ہو مگر دلوں میں الفت نہ ہو۔ دل جڑے ہوئے نہ ہوں۔ بلکہ تحسبھم جمیعاً وقلوبھم شتّٰی کی کیفیت ہو تو جماعت جماعت نہیں ایک بھیڑ ہے۔ خود غرض لوگوں کا ایک مجموعہ ہے۔ ایسی صورت میں حقیقی ہمدردی۔ ایثار و قربانی اور ایک دوسرے کے لئے جان نثاری کے جذبات پیدا نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی مستحکم اتحاد نشوونما پا سکتا ہے۔

حضرت سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں مسلمانوں کے باہمی تفرقہ کی خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ جن میں سے صرف ایک ناجی ہوگا۔ صحابہؓ نے جب پوچھا کہ اس نجات پانے والے فرقہ کی کیا علامت ہے۔ تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا طریق عمل میرے اور میرے صحابہ کے طریق عمل کی طرح ہوگا۔ نیز فرمایا اَلَا وھی الجماعۃ کہ وہ فرقہ اس وقت ایک جماعت ہوگا۔ اس آخری ارشاد نبوی کے یہی معنے ہیں کہ ظاہری عمل اور جماعتی تنظیم کے علاوہ ان کے دل بھی باہمی الفت سے معمور ہوں گے اور وہ ایک دوسرے پر جان چھڑکنے والے ہونگے۔ آخری زمانہ کے فرقہ ناجیہ کی یہ پیشگوئی جماعت احمدیہ کے وجود سے پوری ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں خصوصاً اور گذشتہ پون صدی میں عموماً جماعت احمدیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ فی الواقعہ یہی جماعت اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے میدان میں بنیان مرصوص کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے نظام میں برکت ڈالی اور اس قلیل عرصہ میں انتہائی بے سروسامان جماعت کو اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی توفیق نصیب ہوئی۔ یہ سب کچھ جو آج تک ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کی روحانی تنظیم اور اس کے بے لوث کارکنوں کی برکت سے ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جس طرح خلافت راشدہ کے ذریعہ جماعت کی راہ نمائی ہوئی ہے۔ وہ اسلام کے قرون اولیٰ کی یادگار ہے۔

جماعتوں میں نئے نئے افراد کے شمول، تعداد کی کثرت، اور نئی نسلوں کے بلوغ و ارتقاء سے حالات کچھ بدل جاتے ہیں۔ اور بُعد زمانہ کے باعث دلوں میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ پہلی کیفیتوں کی جگہ نئی کیفیتیں کارفرما ہو جاتی ہیں۔ جن کے نتیجہ میں بعض دفعہ جماعتوں میں ایسے عناصر راہ پا لیتے ہیں۔ جو جماعت کے اتفاق و اتحاد کے لئے سم قاتل ہوتے ہیں۔ ان کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے بعض اچھے بھلے تفرقہ کا شکار ہو جاتے ہیں اس لئے ضرورت ہوتی ہے کہ عہد اخوت کی تجدید ہوتی رہے۔ اور دلوں کو ہمراہ الفت پر گامزن رکھنے کے لئے کوششیں جاری رہیں۔ اور جماعت کے مخلص احباب ہر لحظہ ہوشیار اور بیدار رہیں۔ کہ کسی جانب سے ہماری شیرازہ بندی میں رخنہ نہ پڑ جائے۔

آج جماعت احمدیہ جس مرحلہ میں سے گزر رہی ہے۔ وہ متقضی ہے کہ افراد جماعت پہلے سے زیادہ بیداری فرض شناسی اور مستعدی کا ثبوت دیں۔ باہمی الفت و محبت

بانی انصاراللہ سابق صوبہ سرحد کی اطلاع کیلئے

سابق صوبہ سرحد کی مجالس انصاراللہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مورخہ ۹ اور ۱۰ مئی ۱۹۶۲ء کو پشاور میں انصاراللہ کا ایک تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں علماء کے علاوہ مرکز سے بھی بعض اصحاب انشاءاللہ شمولیت فرمائیں گے۔ قرب و جوار کے سب انصار کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر اپنے اجتماع کو کامیاب بنائیں۔

اجتماع کا اہتمام مکرم چوہدری رکن الدین صاحب زعیم اعلیٰ پشاور کر رہے ہیں۔

قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ

ایک دوسرے سے صلح و تعاون، ایک دوسرے کی ہمدردی و دستگیری اور ہر قسم کے شقاق و تفرقہ سے پرہیز اس وقت جتنی اہمیت رکھتا ہے وہ ہر ذی شعور احمدی پر روشن ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اس نازک دور میں باہمی محبت کو اور بھی ترقی دیں۔ اگر کسی جگہ جماعت میں اختلاف ہو تو اسے جلد دور کر دیں۔ اور اپنے طریق کو ایسا بنائیں جس سے الفت و محبت کو پنپنے کا موقعہ ملے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاکیدی وصیت ہے کہ:-

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اسی میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔"
(کشتی نوح)

خاکسار
ابوالعطاء جالندھری۔ ربوہ

لیڈر
(بقیہ صفحہ ۲)

"وقف جدید" میں حصہ لے کر "عید الضحیٰ" یعنی روشنی کی عید منائیں۔

آؤ آج عید کے دن اللہ تعالیٰ سے نیا عہد باندھیں اور "وقف جدید" کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کا عزم بالجزم کریں۔ آج برکات کے نزول کا دن ہے۔ آج ایک مقدس دن ہے۔ آؤ آج یہ مقدس عہد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ارادوں میں برکت دے۔

آمین

مغربی افریقہ میں اساتذہ کی ضرورت

احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول "بو" سیرالیون میں فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور جغرافیہ کے مضامین کے اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ امیدواران
(۱) ایم۔ ایس سی یا بی۔ ایس سی کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہوں۔
(۲) تنخواہ 75 پونڈ ماہوار ہوگی ۱۵٪ کٹوتی (علاوہ چندوں کے) مشن کو ادا کرنی ہوگی۔
(۳) رہائش کی ذمہ داری امیدواران پر ہوگی۔

تمام امیدواران اپنی درخواستیں اپنی اسناد کی فوٹو سٹارٹ کاپیاں اور دیگر سرٹیفیکیٹس فوراً ایریا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔
(وکیل التبشیر تحریک جدید۔ ربوہ)

شعبہ رشتہ ناطہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شعبہ رشتہ و ناطہ پہلے نظارت امور عامہ کے ماتحت تھا اب صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق نظارت اصلاح و ارشاد کے ماتحت کام کر رہا ہے۔ لہٰذا اس شعبہ کے کام کے متعلق اگر کوئی بات دریافت کرنی ہو یا اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی شکایت ہو تو نظارت ہذا کو لکھا جائے۔
(ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کی پہلی ششماہی ۳۰۔ اپریل ۱۹۶۴ء کو ختم ہو رہی ہے اس لئے قائدین مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ وصول شدہ چندہ جات، فوری طور پر مرکز میں بھجوا دیں تاکہ ششماہی جائزہ میں ان کی مجالس کے حساب میں شمار ہو سکیں۔
(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستِ دعا:- میرے محترم بھائی حکیم مختار احمد صاحب سخت بیمار ہیں۔ آکسیجن دی جا رہی ہے۔ احباب جماعت صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔
(حکیم محمد صدیق دواخانہ طب جدید ربوہ)

۴۰ سال پہلے کا ایک واقعہ

از حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ

یہ وہ دن تھا جس دن کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد لنڈن کی بنیاد رکھی تھی اور یہ یورپ میں سب سے پہلی مسجد تھی اس روز حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نہایت خوش تھے تمام دن بڑی خوشی سے گذرا۔ رات کو پھر خوشی کے جذبات سے موجزن تھے نیند کے مفقود ہو جانے کی وجہ سے حضور نے بجائے لیٹ کر آرام کرنے کے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد اور اس عاجز کو اپنے کمرے میں بلا لیا اور ہم دونوں سے اپنا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھوا کر سنتے رہے۔ آخری نظم جو رات کے قریباً بارہ بجے پڑھی گئی اس سے ہم دونوں بھی خاص طور پر متاثر تھے۔

پچھلے دنوں حسن اتفاق سے وہ نظم میرے سامنے آگئی اور مجھے آج سے ۴۰ سال پہلے کا وقت یاد آگیا اور دل میں ایک خاص حالت پیدا ہو گئی ایک طرف درد صاحب مرحوم کی یاد سے دل میں رقت پیدا ہو گئی اور دوسرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جوانی کی عمر میں خدمت اسلام کی ولولہ خیزی اور انتہائی جانثاریاں یاد آگئیں اور پھر آج حضور کی علالت کے خیال نے دل کو نہایت درجہ حزیں بنا دیا اور نظم کے مضمون نے آج کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت کو سامنے کر دیا لہٰذا میں نے ضروری سمجھا کہ نظم کو احباب کے سامنے لاؤں تا احباب حقیقت حال کو پیش نظر رکھ کر اسلام اور مسلمانوں کی نصرت کیلئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں لگ جائیں۔ حضور کی وہ نظم درج ذیل ہے:-

صید و شکارِ غم ہے تو مسلم خستہ جان کیوں
اٹھ گئی سب جہان سے تیرے لئے امان کیوں
بیٹھنے کا تو ذکر کیا بھاگنے کو جگہ نہیں
ہو کے فراخ اس قدر تنگ ہوا جہان کیوں
ڈھونڈتے ہیں تجھی کو کیوں سارے جہاں کے ابتلاء
پیستی ہے تجھی کو ہاں گردشِ آسمان کیوں
کیوں نہیں پہلی رات کا خواب تری بڑائیاں
قصۂ ماضی ہوئی تیری وہ آن بان کیوں
سارے جہاں کے ظلم کیوں ٹوٹتے ہیں تجھی پہ آج
بڑھ گیا حدِ صبر سے عرصۂ امتحان کیوں
تیری زمیں ہے رہن کیوں ہاتھ میں گبر سخت کے
تیری تجارتوں میں ہے صبح و مسا زیان کیوں
کیوں ہیں یہ تیرے قلب پر کفر کی چیرہ دستیاں
دل سے ہوئی ہے تیرے محو خصلتِ امتنان کیوں
تجھ کو اگر خبر نہیں اس کے سبب کی جستجو کر
تجھ کو بتاؤں میں کہ برگشتہ ہوا جہان کیوں
منبع امن کو جو تو چھوڑ کے دور چل دیا
تیرے لئے جہان میں امن ہو کیوں امان کیوں
ہو کے غلام تو نے جب رسم و داد قطع کی
اس کے غلام در جو ہیں تجھ پہ ہوں مہربان کیوں

مجھے امید ہے کہ اس نظم کو پڑھنے والے احباب اسی طرح متاثر ہوں گے جس طرح آج سے ۴۰ سال پہلے ہم متاثر ہوئے تھے۔ ہمارا متاثر ہونا غیر معمولی نہ تھا کہ ہم ان دنوں عیسائیوں کی دنیوی برتری اور ان کی اسلام دشمنی لنڈن میں بیٹھے خوب دیکھ رہے تھے اور ہم ۸۰ لاکھ کی آبادی کے اس شہر میں ایک مسجد کی بنیاد بمشکل رکھ پائے تھے اور ہم اپنی بیچارگی کا اس سے بھی مشاہدہ کر رہے تھے کہ اس کار خیر میں غیر از جماعت احباب نے ہماری کوئی مدد نہ کی تھی۔

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں یوم مصلح موعودؓ کے موقعہ پر

عظیم الشان جلسہ کا انعقاد

از مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

مرکز کے ارشاد کے ماتحت اس سال یوم مصلح موعود پندرہ مارچ کو منایا گیا۔ لیگوس میں جو کہ نائیجیریا کا دارالخلافہ ہے اور یہاں کی جماعت کا مقامی ہیڈکوارٹر ہے۔

یہ جلسہ آنریبل مالم ہیریا بالا پارلیمنٹ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مالم ہریا بالا ایک پولیٹیکل پارٹی کے وائس پریذیڈنٹ ہیں اور جماعت کے مخلص رکن۔ خاکسار نے ان کا صدارت کے لئے تعارف کراتے ہوئے حاضرین جلسہ کو بتایا کہ آنریبل ہریا بالا نے دنیا کے بہت سے ممالک کا دورہ کیا ہوا ہے اور نہ صرف اپنی پولیٹیکل پارٹی میں بلکہ سارے ملک میں ایک نمایاں حیثیت کے مالک ہیں۔ گذشتہ ایام میں پارلیمنٹ میں ان کی ایک تجویز نے ان کو خاص شہرت دی تھی اور وہ تجویز یہ تھی کہ تمام ملک میں صحیح معنوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام علاقوں میں اپنے علاقے کی زبان کے علاوہ دوسرے علاقوں کی زبانیں بھی درسی طور پر پڑھائی جائیں۔

اپنی صدارتی تقریر میں آنریبل ہریا بالا نے ملکی اتحاد پر زور دینے کے علاوہ جماعتی کاموں کی بھی تعریف کی اور کہا کہ جس رنگ میں جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس وقت دنیا بھر کے کسی علاقے میں کوئی اور جماعت ایسا کام نہیں کر رہی۔ انہوں نے اس ضمن میں مختلف ملکوں کے دورے کا بھی ذکر کیا اور اس بات پر زور دیا کہ تمام مسلمانوں کو تبلیغی جہد میں لگ جانا چاہیئے۔

تلاوت کے بعد سب سے پہلی تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے مصلح موعود کی پیشگوئی پڑھ کر سنائی اور مناسب رنگ میں پیشگوئی کے مختلف حصوں کی تشریح کی۔ اس سلسلہ میں لیکھرام کی "پیشگوئی" کا بھی ذکر کیا اور حاضرین جلسہ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ لیکھرام کے مقابل پر آنے سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف پیشگوئی کرنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی شان دوبالا ہو جاتی ہے کیونکہ (Contrast) تضاد و تقابل کے ذریعہ حسن و قبح پوری پوری طرح نمایاں ہو جایا ہے۔

خاکسار کے بعد مکرم جناب ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع مصلح موعود کی پیشگوئی کے اس حصے سے تعلق رکھتا ہے۔ جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ وہ بہتوں کو شفا دے گا۔ چنانچہ آپ نے اپنی نہایت مفصل تقریر میں اس بات کا ذکر فرمایا کہ بیماریاں دو قسم کی ہوتی ہیں روحانی اور جسمانی۔ اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے ان دونوں قسم کی بیماریوں سے لوگوں کو نجات دینے والے کام کئے ہیں۔ اس ضمن میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے جماعتی کاموں کے اکثر پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ تبلیغی اور تربیتی کاموں کے علاوہ تنظیمی امور کی تفاصیل کا بھی ذکر کیا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کے بعد برادرم چوہدری رشید الدین صاحب نے پیشگوئی کے اس پہلو پر روشنی ڈالی کہ "وہ جلد جلد بڑھے گا" اس سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود بچپن ہی سے اس سرعت کے ساتھ روحانی مدارج میں ترقی کر رہے تھے کہ جب آپ نے تشحیذ الاذہان جاری فرمایا تو مولوی محمد علی صاحب نے جو بعد میں جماعت سے الگ ہو کر امیر جماعت لاہور نے اس پر ریویو کرتے ہوئے لکھا کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا ثبوت ہے۔

اس تقریر کے بعد لیگوس کی جماعت کے امام مسٹر آئی ڈی اولوکوڈانے (MR I.D. Olokodana) نے حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کی قبولیت پر تقریر فرمائی اور اپنی زندگی کا ایک ایسا درد پرور واقعہ سنایا کہ سارا ہال نعرہ تکبیر سے گونج اٹھا۔

سارے جلسے کے دوران احباب جماعت نے بار بار نعرۂ تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پرجوش اور مخلصانہ نعرے لگائے۔ ان تقاریر کے اختتام پر صاحب صدر نے صدارتی ریمارکس میں ایک دفعہ پھر جماعت کے تبلیغی کاموں کو سراہا اور خاص طور پر لٹریچر کی تعریف کی اور کہا کہ احمدیہ جماعت کا لٹریچر دنیا کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

ہال کے اندر جماعت کے شائع کردہ لٹریچر کی نمائش بھی لگائی گئی تھی۔ چنانچہ جلسہ کے اختتام پر تمام احباب نے اس لٹریچر میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔

اور اس طرح یہ جلسہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے باحسن طریق انجام پایا۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کی حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

مقامی جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کیلئے

ضروری اعلان

از مکرم ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اگرچہ پہلے بھی قاعدہ تو یہی تھا۔ کہ سیکرٹریان مال مرکز کو چندہ بھیجتے وقت اس امر کی تصریح کیا کریں کہ مرسلہ رقم میں سے کتنی کتنی رقم سال رواں کے چندہ عام یا حصہ آمد یا چندہ جلسہ سالانہ کی ہے۔ اور کتنی کتنی رقم ان چندوں کے گذشتہ سالوں کے بقایا جات کی ہے۔ لیکن عملاً بہت سے سیکرٹریان مال اس قاعدہ کی پابندی نہیں کرتے تھے۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ تمام سیکرٹریان مال کو تاکید کی جاتی ہے کہ یکم مئی ۱۹۶۴ء سے اس قاعدہ کی پوری پوری پابندی کریں۔ اور چندہ کی تفصیل میں وضاحت سے لکھا کریں کہ حصہ آمد یا چندہ عام یا چندہ جلسہ سالانہ کی رقوم میں سے اتنی اتنی رقوم پچھلے سالوں کے بقایا جات کی ہیں۔ مقامی جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی التماس ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی کریں۔ کہ آئندہ ان کے سیکرٹریان مال اس قاعدہ کی پوری پابندی کریں۔

جن احباب سے ماہوار چندہ قابل وصول ہے ان کی طرف سے ماہ اپریل کی آمد پر ماہ مئی میں جو چندہ وصول ہو وہ نئے سال کا چندہ سمجھا جائے گا۔ ماہ مارچ یا اس سے پہلے کسی مہینہ کی آمد کا چندہ جو ماہ اپریل یا اس سے پہلے کسی مہینہ میں وصول ہونا چاہیئے تھا۔ اگر وہ رقم یکم مئی کو یا اس کے بعد وصول ہو۔ تو وہ پچھلے سال کا بقایا سمجھا جائے۔ اسی طرح فصل ربیع کا چندہ نئے سال میں شمار ہوگا۔ اور اگر فصل خریف کا چندہ یکم مئی سے بعد وصول ہو تو وہ پچھلے سال کا بقایا تصور ہوگا۔

غرض ماہ اپریل ۱۹۶۴ء کی ماہوار آمد سے لیکر ماہ مارچ ۱۹۶۵ء تک کی آمد کا جو چندہ مئی ۱۹۶۴ء سے لے کر اپریل ۱۹۶۵ء تک وصول ہوگا۔ وہ ۱۹۶۴-۱۹۶۵ء کا چندہ ہوگا۔ اس سے پہلے کے کسی مہینہ کا چندہ جو یکم مئی ۱۹۶۴ء کے بعد وصول ہو۔ وہ بقایا ہوگا۔ اسی طرح فصل ربیع ۱۹۶۴ء اور فصل خریف ۱۹۶۴ء کا چندہ ۶۴-۱۹۶۵ء کا چندہ ہوگا۔ بشرطیکہ یکم مئی ۱۹۶۵ء سے پہلے وصول ہو جائے۔ اور فصل خریف ۱۹۶۳ء یا اس سے پہلے کی کسی فصل کا چندہ جو یکم مئی ۱۹۶۴ء کے بعد وصول ہو۔ وہ بقایا سمجھا جائے۔

بقائے بہت ہی خطرناک چیز ہیں۔ اور ان کی وصولی کی نگرانی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مرکز کو معلوم ہو۔ کہ چندہ کی جو رقم وصول ہو رہی ہے۔ اس میں سے سال رواں کا چندہ کتنا ہے۔ اور گذشتہ سالوں کا بقایا کتنا ہے۔ لہٰذا تمام سیکرٹریان مال پر لازم ہے کہ چندہ بھجواتے وقت اس بات کی وضاحت کیا کریں اور آئندہ کبھی اس قاعدہ کو نظر انداز نہ ہونے دیں۔ اگر کسی رقم کے متعلق یہ وضاحت نہ ہو۔ تو وہ اسی سال کا چندہ سمجھی جائے گی جس سال وہ رقم وصول ہو۔

درخواست دعا:- چوہدری طفیل محمد صاحب سابق پٹواری کی اہلیہ بعارضہ کینسر لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

محمد رشید سٹیشن ماسٹر
سلانوالی ضلع سرگودھا

فہرست صدقات و عطایا برائے لنگر خانہ دار الضیافت ربوہ

ماہ مارچ ۱۹۶۴ء میں مندرجہ ذیل بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے صدقات و عطایاجات کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ان سب کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(افسر لنگر خانہ ربوہ)

صدقات

نام	مد	رقم
محترمہ سیدہ شمس النہار صاحبہ مرحومہ	صدقہ	۱ — ۰۰
مکرم ملک حبیب الرحمان صاحب ربوہ	ر بکرا	۳۰ — ۰۰
مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب ٹنڈو جام سندھ	ر بکرا	۳۰ — ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ عبد الحکیم خان صاحب ناظم آباد کراچی	ر بکرے	۶۰ — ۰۰
مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب ٹونگی۔ ڈھاکہ	ر لنگر خانہ	۱۵ — ۰۰ } ۱۵ — ۰۰ }
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ	صدقہ	۱۰ — ۰۰
مکرم ناصر احمد صاحب پرویز دار الرحمت وسطی ربوہ	صدقہ	۲۰ — ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف کامٹی۔ کراچی	صدقہ	۱۰ — ۰۰
مکرم ملک بشیر احمد نیو ویو ڈرائی کلین۔ کراچی	صدقہ	۵۰ — ۰۰
مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ	صدقہ بکرے	۶۰ — ۰۰
مکرم احمد مختار احمد صاحب بنگال ہاؤس کراچی	صدقہ لنگر خانہ	۲۵ — ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ	صدقہ بکرا صدقہ غرباء	۳۰ — ۰۰ ۱۰ — ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ ربوہ	صدقہ غرباء	۵ — ۰۰
محترمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ لاہور چھاؤنی	صدقہ	۳۰۰ — ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ سید محمد یوسف صاحب کھاریاں	صدقہ بکرا	۳۰ — ۰۰
مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب کوٹلی	صدقہ	۵ — ۰۰
مکرم چوہدری برکت اللہ صاحب چک ۷/۸۹ لائلپور	صدقہ عطیہ	۵ — ۰۰ ایک عدد پتلون
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب لاہور بذریعہ مولوی قمر الدین	صدقہ بکرا	۳۰ — ۰۰
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ دلد حکیم فتح محمد صاحب حیدر آباد	صدقہ	۳ — ۰۰
مکرم محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت سیالکوٹ	صدقہ گوشت	۴ — ۰۰
مکرم سید لال شاہ صاحب امیر جماعت انبہ کرم پورہ شیخوپورہ	صدقہ	۲۳ — ۰۰
مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم ربوہ		۲۵ — ۰۰
مکرم چوہدری محمد شاہ نواز خان صاحب کراچی	صدقہ بکرے	۱۰۰ — ۰۰
محترمہ مسز یوسف صاحب کراچی صدر	قربانی بکرا	۳۵ — ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ کرنل بشیر احمد صاحب کراچی	صدقہ بکرا	۲۵ — ۰۰
مکرم قاضی شریف احمد صاحب ملتان چھاؤنی	صدقہ بکرا صحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ	۳۸ — ۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ لاہور	صدقہ بکرا	۳۳ — ۰۰
مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب ربوہ	صدقہ	۵ — ۰۰
مکرم قاضی حبیب الدین صاحب سٹینو۔ بنکاک	صدقہ بکرا	۴۰ — ۰۰
مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب	صدقہ بکرا	۳۲ — ۰۰
مکرم امیر الدین صاحب مڈ رانجھا۔ سرگودھا	صدقہ	۵ — ۰۰
محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ بیگم عطاء الحق خان صاحب کوئٹہ	صدقہ غرباء	۲۰ — ۰۰
مکرم مسٹر کمال الدین صاحب امپیریا پارک شائر لنڈن بذریعہ وکالت تبشیر	قربانی بکرا	۱۹۱ — ۲۰

عطایاجات

نام	مد	رقم
مکرم قریشی محمود احمد صاحب	عطیہ	۵ — ۰۰
محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب کھاریاں	عطیہ بکرا برائے لنگر خانہ۔ چار عدد کھیس، دو عدد ...	
مکرم نور محمد صاحب چک شیر کا ۲۶۸ ضلع لائلپور	عطیہ لنگر خانہ	۷ — ۰۰
ر ر ر منجانب زینب بی بی صاحبہ	ر	۵ — ۰۰
مکرم شفیق احمد صاحب اسمعیلہ ضلع گجرات	ر	۵ — ۰۰

(افسر لنگر خانہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

(۲۲ ۱/۶۴ تا ۶ ۲/۶۴)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۶۱	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب دار الصدر شرقی ربوہ	۱۰ — ۰۰
۶۲	محترمہ بیگم صاحبہ ر ر ر ر	۱۰ — ۰۰
۶۳	محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب ر ر	۱۰ — ۰۰
۶۴	مکرم صوبیدار عبد الحق صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۴۲ — ۰۰
۶۵	مکرم بشیر احمد صاحب معرفت مکرم مبشر احمد صاحب کیمسٹ اے ایم جی نوشہرہ	۲۰ — ۰۰
۶۶	محترمہ والدہ صاحبہ عبد الرشید صاحب لون بذریعہ مکرم وکیل المال اول صاحب	۲۵ — ۰۰
۶۷	مکرم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۱۰ — ۰۰
۶۸	مکرم سید ناصر احمد صاحب انسپکٹر ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰ — ۰۰
۶۹	مکرم جناب عبد الرحیم صاحب سنت نگر لاہور	۱۰ — ۰۰
۷۰	احباب جماعت احمدیہ ملتان بذریعہ مکرم محمد اسلم صاحب	۲۰ — ۰۰
۷۱	احباب جماعت احمدیہ کھاریاں بذریعہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب	۲۳ — ۲۵
۷۲	ر ر ر گوجرانوالہ بذریعہ ملک محمد اکرم صاحب	۱۷ — ۳۱
۷۳	مکرم ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب بھکر ضلع میانوالی	۱۰۳ — ۰۰
۷۴	احباب جماعت احمدیہ سیالکوٹ بذریعہ محترم میاں محمد احمد صاحب قمر سنوری	۵۸ — ۰۰
۷۵	مکرم جناب محمد شفیع صاحب چک ۹۶ گ ب کھوکھا ضلع لائلپور	۱۱ — ۰۰
۷۶	مکرم رحمت اللہ صاحب چوبرجی لاہور	۱۰ — ۰۰
۷۷	محترمہ ماجدہ صالحہ زوجہ ر ر ر	۱۰ — ۰۰
۷۸	مکرم ظہور اختر صاحب چوبرجی لاہور ر ر	۱۰ — ۰۰
۷۹	مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۹۶/ج ب ضلع سرگودھا	۱۰ — ۰۰
۸۰	مکرم عبد اللطیف و عبد الکریم صاحب شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ	۱۰ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اطفال کے امتحانات میں

ہر احمدی بچہ شامل ہو

شعبہ اطفال الاحمدیہ کی طرف سے احمدی بچوں کی تنظیم اور تعلیم و تربیت کے لئے امتحانات کا سلسلہ شروع ہے۔ ۱۔ ستارہ اطفال۔ ۲۔ ہلال اطفال۔ ۳۔ قمر اطفال۔ ۴۔ بدر اطفال

ہر احمدی بچے کے لئے لازمی ہے کہ وہ ان چاروں امتحانات کو باری باری پاس کرے۔ امتحان پاس کرنے والوں کو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اعزازی بیج دئے جائیں گے۔ نیز اول، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات بھی دئے جائیں گے۔

پہلے امتحان یکم مئی کو ہونے تھے مگر اکثر مجالس کی طرف سے درخواستیں آئی ہیں کہ بچے سالانہ امتحانات کی وجہ سے ان کی کما حقہ تیاری نہیں کر سکے خاص طور پر عملی حصہ پورا ہونا مشکل ہے۔ لہٰذا اب یہ امتحانات ۲۲ مئی بروز جمعہ ہوں گے۔

مجالس کے عہدیداران اور والدین اپنے بچوں کو ان امتحانات کی تیاری کروائیں تا کوئی احمدی بچہ ایسا نہ ہو جو ان امتحانات میں شامل ہونے سے رہ جائے۔ قائدین اور ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ تینوں امتحانات کے لئے پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد آگاہ فرمائیں۔

نوٹ:۔ ان امتحانات کے نصاب پر مشتمل کتابچہ سب مجالس کو تین بار بھجوایا جا چکا ہے تاہم ضرورت ہو تو کارڈ لکھنے پر فوراً بھجوا دیا جائے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

بیگم صاحبہ جناب ایس ایم خان صاحب لاہور پیٹ کی درد سے بیمار ہیں اور سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عائشہ رحمت علی

۳۲ ڈیوس روڈ — لاہور

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

○ راولپنڈی ۲۱ اپریل۔ اقوام متحدہ کے انڈر سیکرٹری برائے خاص سیاسی امور ڈاکٹر رالف بنچ نے کہا ہے کہ خط متارکہ جنگ کے دونوں طرف جموں و کشمیر کے عوام اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے رائے شماری اور امن کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ آپ کراچی کے راستے نیویارک روانہ ہونے سے قبل یہاں ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے مسٹر رالف بنچ نے جنگ بندی لائن پر اقوام متحدہ کے فوجی مبصروں کی تعداد بڑھانے کی حمایت کی۔

مسٹر بنچ ایک اخباری نمائندے کے سوال کا جواب دے رہے تھے جس نے دریافت کیا تھا آپ نے خط متارکہ جنگ کے دونوں طرف کے علاقوں کا معائنہ کیا ہے کیا آپ نے فوجی کمانڈروں کے علاوہ کشمیری عوام سے بھی ملاقات کی ہے اور اگر آپ نے ان سے ملاقات کی ہے تو کشمیری عوام کا مطالبہ کیا ہے؟ ڈاکٹر رالف نے جواب دیا "میں کشمیر میں جہاں کہیں بھی گیا۔ لوگوں کو رائے شماری اور امن کا مطالبہ کرتے دیکھا" مسٹر رالف بنچ کل شام راولاکوٹ (آزاد کشمیر) سے راولپنڈی پہنچے تھے۔

○ نئی دہلی ۲۱ اپریل بھارتی وزیر اعظم نہرو اور مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم مسٹر غلام محمد صادق نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ شیخ عبداللہ نے ریاست میں استصواب کا جو مطالبہ کیا ہے اس پر میری حکومت کے غور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا آپ نے کہا کہ استصواب کے بدل کے طور پر کوئی اور تجویز بھی زیر غور نہیں لائی جائے گی مسٹر جی ایم صادق نے وزیر بے محکمہ مسٹر لال بہادر شاستری، وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لعل نندا اور وزیر دفاع مسٹر چوان سے بھی ملاقات کی۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق مسٹر جی ایم صادق نے بھارتی وزراء کو بتایا کہ کشمیر میں جو لوگ "استصواب کے نعرے لگا رہے ہیں ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے شیخ عبداللہ کی رہائی کے بعد یہ لوگ کچھ زیادہ سرگرمی دکھانے لگے ہیں لیکن ان کی وجہ سے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہوا مجھے اعتماد ہے کہ کشمیر میں ہر قسم کی صورت حال سے بخوبی عہدہ برآ ہو سکوں گا۔

نئی دہلی ۲۱ اپریل۔ سرودیا لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے بھارتی حکومت کے اس دعوے کو غلط قرار دیا کہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں شامل کرنے کے بارے میں عوام اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں انھوں نے کہا اگر بھارت کو ریاستی عوام کے فیصلے کا اتنا ہی خیال ہے تو ایک مرتبہ پھر رائے شماری کرانے میں اسے عذر نہیں ہونا چاہیئے

مسٹر جے پرکاش نرائن کا ایک مضمون ان کے دستخطوں کے ساتھ ہندوستان ٹائمز میں شائع ہوا ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں الحاق کے سوال کو کبھی انتخابی سوال نہیں بنایا گیا۔ مسٹر نرائن نے بھارتی لیڈروں کو مشورہ دیا کہ وہ کسی خوش فہمی میں مبتلا رہنے کی بجائے خود میں حقائق کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا کریں آپ نے توقع ظاہر کی ہے کہ اگر مسئلہ کشمیر حل ہو جانے سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات دوستانہ ہو جائیں گے آپ نے کہا وقت کا تقاضا ہے کہ بھارتی لیڈر تدبر سے کام لیتے ہوئے مسئلہ کشمیر کو جلد حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

نئی دہلی ۲۱ اپریل۔ جمعرات کے روز صوبہ بہار کے شہر صاحب گنج کی ایک مسجد سے ملحقہ مدرسہ میں ایک بم پھٹنے سے ایک مسلمان شہید اور دو زخمی ہو گئے شہر میں کشیدگی کے پیش نظر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے ایک اور اطلاع کے مطابق ترپورہ کے قریب موضع سلیما نور میں ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے ایک مسلمان کو شہید اور سات کو زخمی کر دیا ہے مسلمانوں کے کم از کم پچھتر جھونپڑے نذر آتش کر دیئے گئے کسی مجرم کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

○ حکومت مغربی پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ یوم اقبال، حج اور عید الاضحیٰ کی وجہ سے ۲۱ تا ۲۴ اپریل صوبائی حکومت کے تمام دفاتر بند رہیں گے۔

ضرورت ہے

نظارت زراعت میں خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے ایک ایسے کارکن کی انسپکٹر زراعت کے طور پر جو کسی گاؤں میں رہ کر ارد گرد کے دو چار گاؤں میں احباب کی زراعت میں ترقی کے لئے ایسی عملی رہنمائی کرے جس سے نتائج ظاہر ہوں۔

اس کام کا تجربہ رکھنے والے محکمہ زراعت کے تربیت یافتہ یا سابق محکمہ ترقیات دیہات کی تربیت گاہوں سے تربیت یافتہ احباب اپنی درخواستیں جملہ کوائف اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ ۱۰ مئی ۶۴ء تک نظارت زراعت میں بھجوادیں۔

تنخواہ کی تعیین قابلیت پر ہوگی مگر کم از کم تنخواہ جس پر کام کرنے کو تیار ہوں درخواست میں درج ہونی چاہیئے۔

(ناظر زراعت)

اعلان "نظارت تجارت و صنعت"

برائے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ

جولائی ۱۹۶۳ء اور اس کے بعد اخبار الفضل میں متعدد بار تاجر و صنعت کار احباب کی فہرستیں طلب کی گئی ہیں مگر جماعتوں نے اس طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مکمل فہرست آئی ہے۔

(۱) راولپنڈی۔ ۲۔ جہلم ۳۔ پشاور۔ اور اس کے علاوہ چند احباب نے انفرادی طور پر اس کی تعمیل کی مگر ابھی تک کثرت سے بڑی بڑی جماعتیں مثلاً لاہور سیالکوٹ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ ملتان۔ گجرات سرگودھا۔ شیخوپورہ۔ کراچی کوئٹہ۔ بہاولپور۔ رحیم یارخان۔ نواب شاہ سندھ وغیرہ وغیرہ کے احباب نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا امرائے جماعت ہائے احمدیہ و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے حلقہ سے احمدی تاجر و صناع احباب خواہ وہ بڑے کام کرتے ہوں یا معمولی ان کی فہرست جس میں مندرجہ ذیل کوائف درج ہوں۔ نظارت تجارت و صنعت میں یکم مئی ۶۴ء تک بھجوادیں۔

کوائف

۱۔ اپنا کاروباری نام یا فرم کا نام

۲۔ کاروبار کی تفصیل۔ اگر تاجر ہوں تو تجارت کے متعلق اگر صناع یا صنعت کار یا فیکٹری وغیرہ کے مالک ہیں تو اس کی تفصیل مثلاً جنرل مرچنٹ۔ صراف۔ ڈاکٹر و حکیم۔ کیمسٹ و ڈرگسٹ و کلاء امپورٹرز اور کلیرنس ایجنٹس وغیرہ۔ ورکشاپ سپیئر پارٹ ڈیلرز (SPARE PART DEALERS) باڈی بلڈرز مکینیکل فٹنگ و مرمت ریڈیو ڈیلرز یا ریڈیو کی مرمت کا کام۔ فوٹو گرافر۔ کنٹریکٹر و سپلائرز سائنس و سرجری کے اوزار بنانے یا اس کا کاروبار کرنے والے پرنٹنگ پریس و کتب فروش فرنیچر میکرز، الیکٹرک فٹنگ۔ مرمت یا مینوفیکچررز کا کاروبار کرنے والے معہ مرمت ہوٹل و ریسٹورنٹ۔ موٹرز کا کاروبار پٹرول پمپ۔ کپڑے کے ٹکڑوں یا ولایتی پرانے کپڑوں کا کاروبار کرنے والے سبزی و خشک پھل و سبزیاں وغیرہ بھیجنے والے اور سپلائی کرنے والے وغیرہ وغیرہ

تاکہ تجارتی و صنعتی کمیٹی ان مقاصد کو پورا کر سکے جن کے لئے وہ بنائی گئی ہے اور جس کا اعلان ۱۷ جولائی ۶۳ء ۱۳ جولائی و ۳۰ جولائی ۶۳ء کے اخبار الفضل میں ہو چکا ہے امید ہے کہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اس طرف خاص توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(ناظر تجارت و صنعت)

دفتر وقفِ جدید کی نئی عمارت کا افتتاح

بقیہ صہ اوّل

شعبہ ارشاد کے لئے مخصوص ہے۔ ہر دو نگ وسیع و عریض تین تین کمروں پر مشتمل ہے علاوہ ازیں عمارت کے دونوں سروں پر زیر سقف دو چھتی کی طرز پر دو بالائی کمرے بھی ہیں ان میں سے ایک کمرہ تو لٹریچر کے سٹور کے طور پر کام آئے گا اور دوسرا کمرہ آفس ریکارڈ کو محفوظ کرنے کے لئے ہو گا۔ علاوہ ازیں ایک گیسٹ روم بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ تاکہ مہمانوں کو ٹھہرانے میں سہولت رہے لیٹرین اور غسل خانے اس کے علاوہ ہیں عمارت کی بنیادیں اتنی مضبوط اور پختہ رکھی گئی ہیں کہ بعد میں حسب ضرورت بالائی منزل تعمیر کر کے عمارت میں توسیع کی جا سکے۔

تربیتی سکول کی عمارت

اصل عمارت سے ملحق اس کے پہلو میں بعض اور کمرے بھی تعمیر کئے گئے ہیں جن میں معلمین کی ٹریننگ کے لئے کلاسز منعقد ہو سکیں گی اور زیر تربیت معلمین رہائش بھی رکھ سکیں گے فی الحال اس مختصر سکول اور ہوسٹل میں دس معلمین کی ٹریننگ اور رہائش کا انتظام ہے بعد ازاں اس سکول میں "ایوننگ کلاسز" جاری کرنے کا بھی ارادہ ہے جن میں معلمین کو صنعت کاری کی تعلیم دی جائے گی حسب گنجائش معلمین کے علاوہ دوسرے لوگ بھی ان کلاسز سے استفادہ کر سکیں گے۔

مصارف کا اندازہ اور آمد کی تفصیل

ہر چند کہ انجمن وقف جدید کا دفتر اس نئی عمارت میں منتقل ہو چکا ہے تاہم یہ ابھی زیر تکمیل ہے اس پر ابتداءً ۷۵ ہزار روپے کے مصارف کا اندازہ لگایا گیا تھا اب تک اس پر ۷۲ ہزار روپے خرچ ہو چکے ہیں اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مزید روپیہ صرف کرنا ہو گا اس کے باوجود چندہ تعمیر دفتر کی مد میں احباب کی طرف سے حال صرف -/۲۹,۸۱۷ روپے ہی وصول ہوئے ہیں باقی روپیہ قرض لے کر عمارت پر لگایا گیا ہے اندریں حالات انجمن وقف جدید جماعت کے مخیر اصحاب سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اس طرف خاص توجہ فرما کر جلد از جلد بقیہ رقم بصورت عطایا فراہم کر دیں گے تاکہ جماعت کی یہ اہم ضرورت کم سے کم وقت میں پوری ہو سکے اسی لئے محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب صدر نگران بورڈ نے نئی عمارت میں دفتری کام کا آغاز وہ اپیل تحریر کرنے سے فرمایا ہے جو اسی شمارہ کے صفحہ اوّل پر درج ہے جن دوستوں نے ہزار یا پانچ سو یا سو سو روپے کی رقوم عنایت فرمائی ہیں یا جو دوست آئندہ دیں گے ان کے اسماء گرامی تحریک دعا کی غرض سے علیحدہ علیحدہ پتھروں پر کندہ کر کے عمارت میں مناسب مقامات پر نصب کر دیئے جائیں گے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دفتر انجمن احمدیہ وقف جدید کی اس نئی عمارت کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی سہولتیں وقف جدید کی عظیم الشان تحریک اور اس کے تحت انجام پانے والے نہایت مفید اور نافع الناس کام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا موجب ہوں تا وہ غرض بہ تمام و کمال پوری ہو سکے جس کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ نے خدائی منشا کے ماتحت اس تحریک کو جاری فرمایا ہے۔

آمین اللّٰھم آمین

ایک ضروری اعلان

ماہ مئی کا مصباح کشیدہ کاری کا خاص نمبر ہو گا ایک پرچہ کی قیمت بارہ آنے مقرر کی گئی ہے جن لجنات نے زائد پرچے منگوانے ہوں وہ دفتر مصباح میں اطلاع دیں۔

(ایڈیٹر)

محترم مرزا عبد الحق صاحب کا پیغام

بقیہ صہ اوّل

ہمت ہے۔

ابھی اس عمارت کی بہت سی تکمیل باقی ہے اور وقف جدید کے اصل کام کے لئے عملہ میں توسیع کی اس سے بھی زیادہ ضرورت ہے اس لئے تمام امرائے اضلاع اور دیگر احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف توجہ فرما کر وقف جدید کے لئے چندہ کی فراہمی میں کماحقہ کوشش فرمادیں تاکہ اس کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت مختصر سی زندگی دی ہے خوش قسمت ہے وہ انسان جس کی زندگی خدمت دین میں خرچ ہو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

والسلام

خاکسار عبد الحق

۱۹۔۴۔۶۴

محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ محترم شیخ احمد علی صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بعمر ۹۰ سال وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ ہونے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ حضور علیہ السلام جب دھرم کوٹ بگہ تشریف لے گئے تھے تو انہیں اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ مرحومہ بہت پابند صوم و صلوٰۃ تھیں اور صاحب رؤیا و کشوف تھیں اور اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو شرف قبول سے نوازتا تھا۔

مرحومہ کے فرزند مکرم ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ ان کا جنازہ مورخہ ۲۱ ؍ اپریل ۱۹۶۴ء بروز منگل ربوہ لائے۔ نماز مغرب کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حسب ہدایت محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ مرحومہ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص برائے صحابہ میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مجالس انصار اللہ ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے تربیتی اجتماع کا پروگرام

جیسا کہ پہلے بھی اعلان ہو چکا ہے مورخہ ۲۶ ؍ اپریل بروز اتوار دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں مجالس انصار اللہ ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کا ایک تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ ان ہر سہ مجالس کے انصار سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفیض ہوں۔ اجتماع کا پروگرام حسب ذیل ہو گا۔

نماز عصر ٹھیک چار بجے اجتماع کے مقام پر ہو گی۔ اس کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہو گی۔ اور پونے سات بجے تک جاری رہے گی۔ مغرب کی نماز ادا کر کے احباب واپس تشریف لے جائیں گے۔

۱۔ تلاوت } ۱۵ منٹ
۲۔ نظم }
۳۔ عہد نامہ — صدر محترم ۵ منٹ
۴۔ رپورٹ سالانہ:۔ سیکرٹری مجلس عاملہ مولانا ابو المنیر صاحب ۱۰ منٹ
۵۔ اجتماع کی غرض وغایت:۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ
۶۔ تین زعماء کی تقاریر:۔
 ۱۔ مکرم قریشی فضل حق صاحب زعیم ۱۰ منٹ
 ۲۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم۔اے ۱۰ منٹ
 ۳۔ مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم۔اے ۱۰ منٹ
۷۔ انصار اللہ کی ذمہ داری:۔ مکرم مولوی قمر الدین صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ آدھ گھنٹہ
۸۔ قرآن مجید اور نماز:۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم مجلس مرکزیہ
۹۔ ارشادات صدر۔ عہد۔ دعا

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کے امتحان "ہمارا آقا" مصنفہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کی تاریخ ۳۰ ؍ مئی کی بجائے ۳۱ ؍ مئی کر دی گئی ہے۔ ناصرات اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ کتاب ہمارا آقا جیسا کہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے دفتر سے منگوائی جا سکتی ہے۔ اس امتحان میں چھوٹے گروپ کے لئے "ہمارا آقا" کے پہلے ۴۸ صفحے مقرر ہیں اور بڑے گروپ کے لئے پوری کتاب مقرر ہے۔ (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴